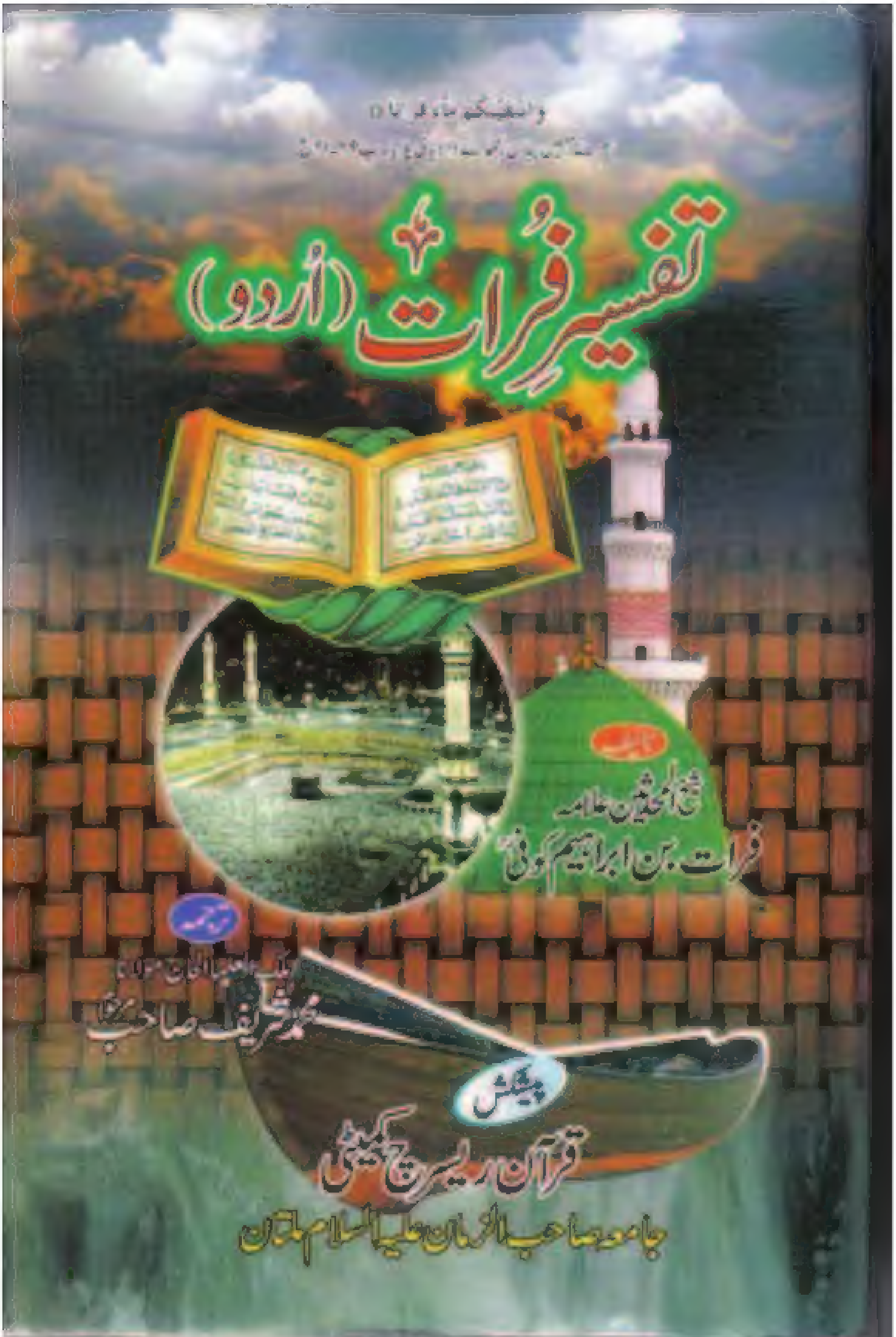
تفسیرِ فراتؒ (اردو)
تالیف
شیخ المحدثین علامہ
فرات بن ابراہیم کوفیؒ
ترجمہ
محمد شریف صاحب مرحوم
پیشکش
قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان علیہ السلام ملتان

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب ——— تفسیر فرات

مؤلف ——— شیخ المحدثین سرکار علامہ
فرات بن ابراہیم کوفی

مترجم ——— ملک العلماء الحاج مولانا
ملک محمد شریف صاحب
مرحوم شاہ رکلوی ملتان

پیشکش ——— تنظیم حُب علی علیہ السلام
لندن انگلینڈ

ناشر ——— قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان
علیہ السلام ملتان

ھدیہ ——— -/175 روپے

اگست سنہ 2003ء

تنظیم انتظار مہدیؑ ملتان

سورۃ الانفال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زید بن علیؑ نے کہا ـــــــ

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ

اور رشتہ دار بحکم خدا کے بموجب ایک دوسرے کی وراثت کے زیادہ مستحق ہیں ::

اس آیت میں ارحام سے ارحام رسولؐ ائمہ مراد ہیں، سلطنت اور حکومت کرنے میں افضل ہیں۔

زید بن حسن انماطی نے کہا کہ میں نے ابان بن تغلب کو کہتے ہوئے سُنا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے اس آیت کے بارے میں پوچھا ـــــــ

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

"تم سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہو مالِ غنیمت اللہ اور رسولؐ کے لئے ہے ::

فرمایا ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم یہ خاص طور پر ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اس میں ہمارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ::

ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن میں جو آیات ـــــــ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ ـــــــ سے شروع ہوتی ہیں۔ علیؑ ان آیات میں امیر و شریف اور مقدم ہیں۔ خدا نے اصحاب محمدؐ کو قرآن میں عتاب کیا ہے مگر علیؑ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا۔ راوی نے کہا کہاں عتاب کیا ہے؟ ـــــــ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا یوم التقی الجمعان ـــــــ پھر آگے

جنگ کی مدبھیڑ کے روز رسول اللہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے، رسول اللہ کے ساتھ صرف علیؑ
اور جبرائیلؑ رہ گئے تھے باقی سب اصحاب چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

دیلم بن عمرو نے کہا: میں شام میں مقیم تھا، آل محمدؐ کے قیدیوں کا قافلہ شہر میں داخل
ہوا تو ایک شامی نے اہل بیت کے پاس آ کر کہا ——— خدا کا شکر ہے کہ اس
نے تمہیں قتل کر دیا اور فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ دیا ہے۔

علی بن حسینؑ ——— اے شیخ! تم نے انصاف سے کام نہیں لیا، تم نے اپنی
عداوت ظاہر کر دی ہے، اب میری بات سنو، قرآن پڑھا ہے؟

شیخ ——— ہاں پڑھا ہے!

امامؑ ——— اس میں ہمارا حق دیکھا ہے، جس میں اور کوئی شریک نہ ہو؟

شیخ ——— نہیں۔

امامؑ ——— سورۂ انفال کو پڑھا ہے!

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِی الْقُرْبٰی۔

جانے رہو کہ جو مال غنیمت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے خمس ہے، رسولؐ
کے لیے اور ذوالقربیٰ کے لیے۔

جانتے ہو یہ کون لوگ ہیں!

شیخ ——— نہیں۔

امامؑ ——— وہ ہم لوگ ہیں۔

شیخ ——— واقعی وہ لوگ آپ ہیں!

امامؑ ——— جی ہاں!

شیخ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا پالنے والے میں توبہ کرتا ہوں آلِ محمدؐ کے قتل سے اور آلِ محمدؐ کی عداوت سے۔

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ
وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ
وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ۔

(اس وقت کو یاد کرو) جب تم کو امن دینے کے لیے اس نے نیند کو تم پر مسلط کر دیا اور آسمان سے تم پر پانی اتار کر اس سے تم اپنے آپ کو پاک کرو تاکہ شیطان کی نجاست تم سے دور ہو۔

آسمان سے پانی نازل ہونا۔ آسمان سے مراد باطن میں رسول اللہؐ، پانی سے مراد علیؑ ہیں، خدا نے علیؑ کو رسولؐ سے بنایا، کیونکہ آسمان سے پانی نازل ہوا۔ ——— لیطہرکم به ——— یعنی اس کے ذریعے تمہیں پاک کرے، اس سے مراد علیؑ ہیں، خدا دل کو علیؑ کی محبت سے پاک کرتا ہے۔ لیطہرکم به کا یہی مطلب ہے۔ ——— یذہب عنکم رجس الشیطان ——— شیطانی نجاست کو تم سے دور کرے، یعنی جس نے علیؑ کو دوست رکھا، اللہ اس سے نجاست دور کرے گا اور اس کی توبہ قبول کرے گا۔

ابو وائل سہمی سے روایت ہے کہ ہم علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ روانہ ہوئے نہروان کے مقام پر پہنچ گئے۔ مجھے اس بات میں شک تھا کہ نہروان والوں سے جنگ درست بھی ہے یا نہیں۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ضرب لگائی اور سبز والے درخت کے اندر چلے گیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ علیؑ کو میرے دل کی بات کا پتہ تھا۔ رسولؐ کے خچر پر سوار ہو کر تھوڑا سا چلے پھر اسی درخت کے پاس اتر گئے۔ ڈھال رکھ کر اس پر بیٹھ گئے۔ میں دیکھ رہا تھا، آپ مجھے